سوال

(889) نحوست انسان بالخصوص عورات ازروئے شرع شریف ثابت ہے یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں، علمائے دین سوالات مندرجہ ذیل میں :

(1) نحوست انسان بالخصوص عورات ازروئے شرع شریف ثابت ہے یا نہیں مثلاً کسی عورت کے کسی حصہ بدن پر بالخصوص پشت پر بال و بھوزی ہو جس کو عوام جہلا بتقلید مذہب ہنود ساپن کے نام سے تعبیر کرتے ہیں اور ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کو باعث ہلاکت زوج اعتقاد کرتے ہیں ،ثابت ہے یا نہیں ؟

(2) بصورت اخیر ایسا اعتقاد کرنا داخل شرک ہے ، یا معصیت کبیرہ یا صغیرہ ۔

(3) اگر شرک ہے تو کیا اس قسم کے شرک میں داخل ہے ، جس کے معتقد کا نکاح باطل ہوجاتا ہے ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شوم و نحوست کے بارے میں حدیثیں مختلف آئی ہیں ۔ ان احادیث مختلفہ کی تطبیق و توفیق کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہلوی ترجمہ مشکوۃ میں لکھتے ہیں :

’’ بدانکہ احادیث وارده درباب طیره مختلف آمده از بعضے نفی تاثیر طیره و نہی از اعتقاد و اعتبار آن مطلق مفہوم گرود و این بسیار است واز بعضے ثبوت آن درمرأة و دابہ و دار بصیغہ جرم چنانکہ در حدیث بخاری و مسلم آمده انما الشوم فی ثلاث الفرس والمرأة والدار و در روایتے در ربع و خادم و فرس یا بلفظ شرط چنانکہ درین حدیث (یعنی حدیث ابی داؤد ان رسول اللہ ﷺ قال لاھامة ولا عدوی ولا طیرة وان تکن الطیرة فی شئی ففی الدار والفرس والمرأة) و مانند آن آمده واز بعضے انکار ثبوت شوم و این امور مثل سائر امور چنانکہ در حدیث ابن ابی ملیکہ از ابن عباس آمده و در بعضے احادیث آمده کہ اعتقاد شوم درین امور در اہل جاہلیت بود چنانکہ در حدیث عائشہؓ آمده و وجہ تطبیق آنکہ تاثیر بالذات منفی است و اعتقاد آن از امور جاہلیت است ، و مؤثر در کل اشیاء اللہ تعالیٰ است و ہمہ بخلق و تقدیر اوست و اثبات آن درین اشیاء بجریان عادة اللہ است کہ پیدا کرده داینہارا اسباب عادیہ ساختہ و حکمت و تخصیص آن اشیاء بخصائص و احوال موکول و مفوض بعلم شارع است پس نفی راجع بتاثیر ذاتی است و اثبات بہ سبب عادی چنانکہ در عدوی و جذام و مانند آن گفتہ اند بعضے گفتہ اند کہ مراد آن است کہ تطیر در ہیچ چیز نیست و اگر فرض کرده شود ثبوت وے درین اشیاء مظنہ و محل آن است وجائے ان دارد کہ درینہا ثابت باشد بر طریقہ قول آنحضرت ﷺ لوکان شئی سابق القدر لسبقتہ العین چنانکہ گذشت و برین طریق است کلام قاضی کہ گفتہ بعقب قول وے لاطیرة تا بہ این شرط دلالت دارد کہ شوم و تطیر منفی است از آنہا یعنی اگر شوم را وجودے و ثبوتے می بودے درین اشیاء می بود کہ قابل تر اند آن را ولیکن وجود و ثبوت نیست در ینہا پس اصلاً وجود ندارد ، انتہی و بعضے گویند کہ شوم در زن ناسازگاری اوست و آنکہ زائنده نباشد و اطاعت زوج نکند یا مکروه و مستقبح باشد ، نزد

دے، وودسرا دخانہ تنگی جاویدی ہمسایہ و ناخوشی ہواست ، وودراسپ حروتی وگرانی بہاونا موافق عرض و مصلحت و مثل این دور خادم نیز ویا شوم محمول بر کراہت و ناخوشی است بحسب شرع یا طبع پس نفی شوم وتطیر بر عموم و حقیقت محمول باشد، انتہی کلام الشیخ۔ امام نووی شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں۔

واختلف العلماء فی ھذا الحدیث رای حدیث الشوم فی الدار والمرآۃ والفرس فقال مالک و طائفۃ ھو علی ظاھرہ وان الدار قد یجعل اللہ تعالیٰ سکناھا سببا للضرر اوالھلاک وکذا اتخاذ المرأۃ المعینۃ اوالفرس اوالخادم قد یحصل الھلاک عندہ بقضاء اللہ تعالیٰ و معناہ قد یحصل الشوم فی ھذہ والثلاثۃ کما صرح بہ فی روایۃ ان یکن الشوم فی شئ الخ۔

حاصل وخلاصہ ان دونوں عبارتوں کا یہ ہے کہ بہت سی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی چیز میں شوم و نحوست نہیں ہے نہ کسی مرد میں اورنہ کسی عورت میں اورنہ کسی اورچیز میں اور بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت اور گھر اور گھوڑا ان تین چیزوں میں شوم و نحوست ہے امام مالک اور ایک جماعت کا قول انہیں بعض احادیث کے موافق ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اوراس کی قضا سے یہ تینوں چیزیں باعث ضرر یا ہلاکت کا ہوتی ہیں یعنی یہ تینوں چیزیں بذاتہ موثر نہیں ہیں بلکہ موثر بالذات اللہ تعالیٰ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ گاہے ان چیزوں کو ضرر و یا ہلاکت کا سبب بنا دیتا ہے اور یہ لوگ ان احادیث کثیرہ کو جن سے مطلقاً شوم و نحوست ثابت ہوتی ہے، نفی تاثیر بالذات پر محمول کرتے ہیں اوران لوگوں کے سوا باقی تمام اہل علم کا قول احادیث کثیرہ کے مطابق ہے، یعنی ان کا یہ قول ہے کہ کسی چیز میں شوم و نحوست نہیں ہے، نہ عورت میں اورنہ گھروں میں اورنہ گھوڑے میں اورنہ کسی اورچیز میں، اوریہ لوگ بعض احادیث کوظاہر پر محمول نہیں کرتے، بلکہ ان کی تاویل کرتے ہیں، جب یہ سب باتیں معلوم کرچکے تو اب سوالات مذکورہ کا جواب لکھا جاتا ہے۔

جواب سوال اوّل و دوم و سوم۔ شرع شریف سے کسی شے میں نحوست اس معنی سے ثابت نہیں ہے کہ وہ بذاتہ ضرر پہنچانے والی یا ہلاک کرنے والی ہو نہ کسی مرد میں ثابت ہے اورنہ کسی عورت میں اورنہ کسی اورشے میں پس کسی عورت میں کوئی خاص علامت مثلاً پشت پر بال و بھونری دیکھ کر اس کو اس معنی سے منحوس سمجھنا اور ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کو باعث ہلاکت زوج اعتقاد کرنا جیساکہ ہنود وکفار اعتقاد کرتے ہیں اوران کی تقلید سے عوام وجہلا مسلمان بھی اعتقاد کرتے ہیں بلاشبہ داخل شرک ہے، ہاں امام مالک وغیرہ نے عورت اور گھر اور گھوڑے میں جس معنی سے نحوست و شوم ثابت کیا ہے اس معنی سے ان تینوں چیزوں میں نحوست سمجھنا داخل شرک نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب، کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفی اللہ عنہ۔ سید محمد نذیر حسین